دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref          تاریخ/Date

# عاجزی وانکساری کی روشنی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کا دل آویز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15/مئی 2026ء (۱۵ ہجرت ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ہم اس بات پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ اگر دنیا میں کوئی کامل انسان پیدا ہوا ہے تو وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ سے پہلے اور نہ بعد میں کوئی کامل انسان پیدا نہیں ہوا۔ حقوق اللہ کی ادائیگی ہو یا حقوق العباد کی ادائیگی، آپؐ کی ذات میں تمام اعلیٰ اخلاق جمع نظر آتے ہیں۔ آپؐ کے اعلیٰ ترین اخلاق میں سے ایک خلق عاجزی اور انکساری کا بھی ہے۔

آج اسی حوالے سے مَیں بعض احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعض ارشادات پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھو کہ اقتداری معجزات کے ملنے پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شاملِ حال ہمیشہ عبودیت ہی تھی اور بار بار اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ہی فرماتے رہے۔

فرمایا: خالی شیخیوں سے اور بے جا تکبر بڑائی سے پرہیز کرنا چاہیے اور انکساری اور تواضع اختیار کرنی چاہیے۔ دیکھو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ حقیقتاً سب سے بڑے اور مستحق بزرگی تھے اُن کے انکسار اور تواضع کا ایک نمونہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ ایک اندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر قرآن کریم پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپؐ کے پاس عمائدِ مکّہ اور رؤسائے شہر جمع تھے اور آپؐ ان سے باتوں میں مصروف تھے۔ اس اندھے نے تھوڑی دیر انتظار کیا اور پھر چلا گیا۔ فرمایا یہ ایک معمولی بات ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق سورت نازل فرما دی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے گھر پر گئے اور

اسے ساتھ لاکر اپنی چادرِ مبارک پر بٹھایا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں عظمتِ الٰہی ہوتی ہے انہیں لازماً خاکسار اور متواضع بننا پڑتا ہے کیونکہ وہ خدا کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں ولرزاں رہتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا: کہ یہ محض ایک واقعہ نہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے یا حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا ہے بلکہ یہ ایک سبق ہے جو ہمیں دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے اسوۂ حسنہ ہیں۔ پس اگر آپؐ کی محبت کا دعویٰ ہے تو تم بھی عاجزی اور انکساری کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے سر کے ساتھ دو زنجیریں بندھی ہوئی ہیں۔ ایک زنجیر آسمان کی طرف ہے اور ایک زنجیر زمین کی طرف ہے۔ جب بندا عاجزی اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو وہ فرشتہ جس کے ہاتھ میں آسمان والی زنجیر ہے وہ اُس زنجیر کو اوپر اٹھالیتا ہے، اور جب وہ غرور اور تکبر کرتا ہے تو زمین والی زنجیر اسے نیچے کھینچ لیتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک بلند کر دیتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اپنے لیے عاجزی کے کیا معیار تھے۔ اس حوالے سے حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے کہا کہ اے ہمارے سردار ابنِ سردار! اے خیر ابنِ خیر! اس کی یہ بات سُن کر آپؐ نے فرمایا کہ لوگو! تقویٰ کو اپنے اوپر لازم کر لو، شیطان تمہیں بہکا نہ دے۔ مَیں محمد بن عبداللہ ہوں۔ اللہ کا بندہ اور اس کا پیمبر۔ اللہ کی قسم! مَیں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم مجھے اُس مرتبے سے جو مجھے اللہ نے دیا ہے بڑھا چڑھا کر بیان کرو۔

اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو اُس کا عمل جنّت میں داخل نہیں کرے گا۔ صحابہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کو بھی؟ آپؐ نے فرمایا نہیں! مجھے بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنے فضل میں ڈھانپ لے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے کہ اے میرے اللہ! مجھے مسکین کے طور پر زندہ رکھ، اور مسکین کے طور پر موت دینا اور مسکینوں کے گروہ میں مجھے اٹھانا۔ ایک عورت جس کی عقل میں کچھ فرق تھا اس نے آپؐ سے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! مجھے آپؐ سے کام ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے امِّ فلاں! تُو جس گلی میں بھی چاہتی ہے مجھے لے چل یہاں تک کہ مَیں تیرا کام کر دوں۔

حضور فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انصار کے پاس جاتے تو ان کے بچوں کو سلام کرتے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے لیے دعا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک آدمی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے بات کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رعب کی وجہ سے اُس کے کندھے کانپنے لگے تو آپؐ نے فرمایا کہ اطمینان رکھو! مَیں کوئی بادشاہ نہیں مَیں تو ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جیسے جیسے کامیابیاں عطا کیں، آپؐ ویسے ویسے عاجزی اور فروتنی اختیار کرتے چلے گئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے ابنِ مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا۔ مَیں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ تم صرف یہ کہو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو نہ چاہیے کہ وہ کہے کہ مَیں یونس بن متیٰ سے افضل ہوں۔ باوجود افضل ہونے کہ آپؐ نے افضلیت کے اظہار سے عاجزی کی وجہ سے منع فرما دیا۔ ایک شخص نے آپؐ کو خیر البریّہ کہہ کر مخاطب کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ ابراہیمؑ تھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یقیناً آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مخلوق میں سب سے بہترین تھے اور ہیں اور خیر البریّہ ہیں مگر آپؐ نے انتہائی عاجزی سے اسے حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب کر دیا۔

جب مکّہ فتح ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک لاکھ صحابہؓ کے ساتھ حج فرمایا اور اُس وقت آپؐ کی فروتنی کا یہ عالَم تھا کہ آپؐ نے ایک عام کجاوے والی سواری پر حج کیا، آپؐ کی چادر چار درہم کے برابر بلکہ اس سے بھی کم تر تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ احمدؐ نام مظہرِ جمال اور اس کے بالمقابل محمدؐ نام مظہرِ جلال ہے۔ وجہ یہ ہے کہ محمد نام میں سِرِ محبوبیت ہے، جبکہ اسمِ احمد میں سِرِّ عاشقیت پوشیدہ ہے...... محبوبیت جو اسمِ محمد میں مخفی تھی صحابہ کے ذریعے سے ظہور میں آئی اور جو لوگ ہتک کرنے والے اور گردن کش تھے محبوبِ الٰہی ہونے کے جلال نے ان کی سرکوبی کی۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مریض کی عیادت فرماتے، جنازے پر تشریف لاتے اور گدھے پر سوار ہو جاتے۔ غلام کی دعوت قبول فرماتے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کے جذبات کا کس قدر خیال رکھتے تھے۔ اس کی مثال یوں ملتی ہے کہ آپؐ نے ایک مرتبہ ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ پیالے میں شامل کیا اور فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ، اُس پر بھروسہ کرتے ہوئے اور توکّل کرتے ہوئے کھاؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک سفر میں بکری کا گوشت پکانے کا ارشاد فرمایا تو لوگوں نے بکری کو ذبح کرنا، کھال اتارنا اور کھانا پکانا وغیرہ کام اپنے اپنے ذمہ لے لیے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ ایندھن جمع کرنا میرے ذمہ ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم آپؐ کے لیے کافی ہیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مَیں جانتا ہوں کہ تم کافی ہو مگر مَیں نہیں چاہتا کہ مَیں تم میں ممتاز ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا کہ اس کا بندہ لوگوں میں ممتاز نظر آئے۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر کے کام کاج میں گھر والوں کی مدد کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو آپؐ نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس میں اُن مردوں کے لیے بھی ہدایت ہے جو گھر کے کام کاج سے بالکل انکاری ہو جاتے ہیں اور

پھر بیویوں کو شکایت پیدا ہوتی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے کی خود مرمت کر لیتے تھے، اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں اُسی طرح کام کیا کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہؓ بھی اپنے گھر میں بیویوں کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے، مگر یہاں یہ بھی واضح ہو کہ گھر کے کام کاج کی اصل ذمہ داری بیویوں کی ہے۔

آپؐ نے ہمیشہ ترجیحی سلوک سے انکار کیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدِ نبوی کی تعمیر میں اینٹیں ڈھونے کے کام میں لوگوں کا ساتھ دیا، خندق کھودے جانے کے وقت مٹی ڈھوئی، اور حالت یہ تھی کہ مٹی نے آپؐ کے سینے کے بالوں کو چھپایا ہوا تھا۔

ایک موقعے پر صحابہؓ آپؐ کے تشریف لانے پر کھڑے ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جیسے اہلِ فارس اپنے بڑوں کے لیے کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آنے پر لوگوں کو کھڑے ہونے سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ تو ایرانیوں کا رواج ہے۔ مَیں کوئی بادشاہ نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی...... انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں، اور ہر ایک طرح کے غرور اور رعونت اور کبر سے اپنے آپ نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عاجزی کی حقیقت کو سمجھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اب دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پر پورا کر دیا ہے کہ میرے دعویٰ پر ہزارہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے کہ تا تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب، افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اُس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔